ماہنامہ
انصار اللہ
قادیان
مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان
اپریل/2021ء

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللهِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مؤرخہ 3 مارچ 2021ء کو سنگ میں شامل ہونے والے سکھ لوگوں کیلئے مجلس انصار اللہ قادیان کی جانب سے منعقدہ مفت میڈکل کیمپ کے افتتاح کے موقع پر اجتماعی دعا کرواتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت، اس موقع پر مکرم زعیم صاحب اعلیٰ و اراکین مجلس انصار اللہ قادیان ڈیوٹی پر موجود ہیں

مؤرخہ 28 فروری 2021ء کو مجلس انصار اللہ شموگہ، صوبہ کرناٹک کی جانب سے منعقدہ تربیتی اجلاس کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 28 فروری 2021ء کو منعقدہ ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ ضلع ارنا کلم کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند، جبکہ دیگر معززین بھی اسٹیج پر تشریف فرما ہیں

مؤرخہ 28 فروری 2021ء کو منعقدہ ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ ضلع ارنا کلم، صوبہ کیرلہ کے موقع پر حاضر عہدیداران کا ایک منظر

مؤرخہ 28 فروری 2021ء کو منعقدہ ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع ارناکلم
کے موقع پر مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند
ممبران کو حوصلہ افزائی کے انعامات تقسیم کرتے ہوئے

مؤرخہ 21 فروری 2021ء کو مجلس انصاراللہ شموگہ کی طرف سے
قبرستان میں منعقدہ وقارِعمل کے بعد لی گئی ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 28 فروری 2021ء کو مجلس انصاراللہ وشاکھا پٹنم،
صوبہ آندھرا پردیش کی طرف سے منعقدہ جلسہ سیرۃ النبیؐ
کے بعد لی گئی ایک گروپ فوٹو

یکم فروری 2021ء کو پولیس حکام کو کتاب نبیوں کا سردار پیش کرتے ہوئے
مکرم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد، مکرم مبشر احمد
صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد وارا کین انصاراللہ حیدرآباد

مؤرخہ 8 جنوری 2021ء کو مکرم مولانا مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ
انچارج کولکتہ اور مکرم زعیم صاحب انصاراللہ کولکتہ ایک بدھ ازم
راہب کو کتاب عالمی بحران اور امن کی راہ پیش کرتے ہوئے

مؤرخہ 3 مارچ 2021ء کو سنگ میں شامل ہونے والے
سکھ لوگوں کیلئے مجلس انصاراللہ قادیان کی جانب
سے منعقدہ مفت میڈکل کیمپ کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف: ۱۵) رَبِّ اَنۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:19 | شہادت 1400 ہجری شمسی - اپریل/2021ء | شمارہ:4

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد پانزدہم (15)	11
رمضان کے روزے بھی ایک مجاہدہ ہیں	14
رمضان المبارک اور عفو و درگزر	15
رمضان المبارک اور قبولیت دعا	21
100 سال قبل اپریل 1921ء	23
اسلامی اصول کی فلاسفی (بطرز سوال و جوابات قسط 2)	26
اخبار مجالس	29
ضروری اعلان برائے داخلہ دارالصناعت قادیان	30

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون: 98763 32272

نائب مدیر
محمد عارف ربانی
فون: 60062 37424

مجلس اِدارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
مقصود احمد بھٹی
فون: 84272 63701

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون: 01872-220186
ای میل: ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبد اللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

رمضان کیلئے طالب علم کی طرح تیاری کرنا

یہ ایک حقیقت ہے کہ اِس مشینی دور میں پوری دُنیا ایک Global Village بننے کے باوجود عوام میں اتنی دوری ہے کہ پڑوس سے بھی واقف نہیں ہوتے ۔ ایک سروے کے مطابق آج ۷۵ فیصد نوجوان لڑکے اور لڑکیاں انٹرنیٹ پر اجنبی لوگوں سے دوستی کرتے ہوئے ٹائم پاس کرتے ہیں ،مختلف خطرات میں گھرے جارہے ہیں ۔ اگر لوگ خدا کواپنا دوست بناتے تو زندگی میں کبھی مایوس نہ ہوتے ۔ رمضان المبارک میں خدا کو دوست بنانے اور اُس کی رضا حاصل کرنے کیلئے نہایت سازگار موسم ہوتا ہے۔کیونکہ ہر طرف نیکی کی فضاء قائم ہوجاتی ہے ۔اِس لئے استغفار دُرود اور دیگر دعاؤں سے اپنی زبانیں تر رکھنی چاہئیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد یعنی خدمتِ دین وخدمت خلق میں اپنے مال، اپنے اوقات صرف کرنے چاہئیں ۔ اس کیلئے ہمیں چاہئے کہ رمضان سے قبل صحتِ نیت سے رمضان کا استقبال کرتے ہوئے دعا کرتے رہیں۔دُنیاوی کاموں کو جس حد تک ہوسکے اس رنگ میں ختم کرلیں کہ روزوں میں اور عبادت میں خلل انداز نہ ہوں۔

رمضان کی اہمیت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیِ قلب کرتا ہے۔تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 561 تا 562)

رمضان کا مہینہ بے شمار برکات کا مہینہ ہے۔چودہ سو برس سے لاکھوں صلحاء اور ابرار اِن برکات کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں ۔اِن مبارک ایام میں مخلص روزہ داروں کی دعائیں سُنی جاتی ہیں،اُن پر انوار کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔روزہ دار کیلئے ضروری ہے کہ روزہ دار ہمہ وقت نوافل، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہے، ہر قسم کی لغویات سے اجتناب کرے۔ دراصل اِسلام نے کچھ انفرادی اور کچھ اجتماعی برکات کو رمضان کے ساتھ مخصوص کردیا ہے۔جن سے استفادہ کرتے ہوئے رمضان گزارنا چاہئے۔

مثلاً رمضان المبارک کے اہم عبادت میں ایک نمازِ تہجد، دوسرا نمازِ تراویح، تیسرا تلاوتِ قرآنِ مجید، چوتھا درس القرآن، پانچواں اعتکاف ہے۔پھر چھٹا لیلۃ القدر بھی ہے ۔ان تمام عبادات کی ادائیگی کیلئے اخلاص کے ساتھ ہمیں بھرپور سعی ہونی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’پس رمضان آیا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بھی ہمیں بلند کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے اُن کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ایک طالبِ علم کی طرح جو امتحان کی تیاری کیلئے محنت کرتے ہوئے راتوں کو دِن کردیتا ہے۔جیسا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم بھی اپنی راتوں کو اِن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی خاطر گزارنے کی کوشش کریں گے تو وہ رحیم وکریم خدا، وہ مستجاب الدعوات خدا اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر ڈالے گا۔ہمیں اِن راستوں کی طرف لائے گا جو اُس کی رضا کے راستے ہیں۔ہمیں اُن انعامات سے نوازے گا جن سے وہ اپنے خاص بندوں کو نوازتا ہے ۔ہمارے تقوٰی کے معیاروں کو وہاں تک لے جائے گا جہاں اُس کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 14 ستمبر 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کے اِن مبارک ایام کو اِس رنگ میں گزارنے کی توفیق دے کہ ہم آنحضرتؐ کے ارشاد ھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّآخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے، اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔کے معیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ۔

(سورۃ البقرۃ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ، وَقَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَةٌ وَهِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

(ترمذی کتاب الزکوۃ باب فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

ترجمہ: حضرت رباب اپنے چچا حضرت سلمان بن عامرؓ سے بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسّر نہ ہو تو سادہ پانی سے کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ کسی غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا دُہرا ثواب ہے۔ یہ صدقہ بھی ہے اور صِلہ رحمی بھی۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے؟

’’ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اُس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وُجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا مَیں منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وُجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کر کے اُن وسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں تکلّفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اس کے روح سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابلِ قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں جب مَیں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا (کشف میں) اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اِسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔‘‘

(البدر مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۲ کالم نمبر ۳ صفحہ ۵۳ کالم نمبر ۱۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۶۳، ۵۶۴ ایڈیشن ۲۰۰۳ء)

رمضان کی علتِ غائی حصول تقویٰ ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ جس جس مضمون کی زیادہ ضرورت ہے اور جس تعلیم کو اختیار کر کے ہم زیادہ قربِ الٰہی حاصل کر سکتے ہیں اسے اس نے زیادہ وضاحت کے ساتھ اور بار بار ذکر فرما کر اس کی اہمیت دلوں میں بٹھانے کی تدبیر فرمائی ہے تا زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے کامل اور خالص بندے بن سکیں۔ تقویٰ کا مضمون اہم ترین مضامین میں سے ایک ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ قرآن کریم کی تعلیمات کا خلاصہ تقویٰ ہے تو یہ بالکل درست ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر تقریباً 250 بار آیا ہے کسی اور مضمون کو اس کثرت کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ تقویٰ کے کئی مدراج ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جس قدر کوئی انسان پرہیزگاری اور خوفِ خدا کو ہر موقع پر مدنظر رکھے گا اسی قدر وہ قربِ الٰہی میں بڑھتا چلا جائے گا اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔ روزوں کی علتِ غائی تقویٰ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرضیتِ روزہ کے حوالہ سے بیان فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ (البقرۃ 184)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر۔ تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر تُو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے، اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے.... انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔“ (تفسیر مسیح موعود جلد 1 صفحہ 440)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

”لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ میں روزوں کا ایک اور فائدہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقویٰ پر ثباتِ قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر ایک نیا روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔“ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 377)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی (مومن) کو تقویٰ میں ترقی کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث ہونے کیلئے، اللہ تعالیٰ کے مقام کی پہچان ضروری ہے اور یہ پہچان اس وقت ہوگی جب خالص اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرو گے اور اللہ تعالیٰ نے ان احکامات میں سے ایک حکم رمضان میں روزوں کی پابندی کا ہمیں دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ: 14 ستمبر 2007ء۔ خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 374)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے — اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکام الٰہی کی پابندی کے ساتھ روزے رکھنے اور تقویٰ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 05 فروری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے آپؓ کے غزوات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ ایک غزوہ تھا غزوہ ذات الرقاع۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نجد میں غطفان کے قبیلہ بنوثعلبہ اور بنومحارب پر حملہ کیلئے چار سو اور ایک روایت کے مطابق سات سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ روانہ ہوئے۔ مدینہ میں حضرت عثمانؓ کو امیر مقرر فرمایا اور ایک روایت کے مطابق حضرت ابوذر غفاریؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نجد میں نخل مقام پر پہنچے جسے ذات الرقاع کہتے ہیں۔ وہاں آنحضرتؐ کے مقابلے کیلئے بڑا لشکر تیار تھا۔ دونوں گروہ ایک دوسرے کے بالمقابل ہوئے تاہم جنگ نہ ہوئی۔

غزوہ تبوک کیلئے حضرت عثمانؓ کو جس مالی خدمت کی توفیق ملی اس کا تذکرہ یوں ملتا ہے کہ اس غزوہ کی تیاری کیلئے آنحضرت ﷺ نے تحریک فرمائی تو حضرت عثمانؓ نے شام کی طرف تجارت کی غرض سے تیار کیا جانے والا اپنا سو اونٹوں کا قافلہ ان کے کجاووں اور پالانوں سمیت پیش کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے پھر تحریک فرمائی تو اس غزوہ کی ضروریات کے پیش نظر حضرت عثمان نے مزید سو اونٹ کجاووں اور پالانوں کے ساتھ تیار کروا کر پیش کر دیئے۔ آپ نے پھر تحریک فرمائی تو تیسری مرتبہ حضرت عثمانؓ نے پھر مزید ایک سو اونٹ کجاووں اور پالانوں کے ساتھ تیار کروا کے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مَا عَلٰی عُثْمَانٍ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔ مَا عَلٰی عُثْمَانٍ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔ اسکے بعد عثمانؓ جو بھی کرے اس کا کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا اس کے بعد عثمانؓ جو بھی کرے اس کا کوئی مؤاخذہ نہیں ہو گا۔ اسکے علاوہ عثمانؓ نے دو سو اوقیہ سونا بھی نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کی جھولی میں ایک ہزار دینار ڈال دیئے اس پر آنحضرت ﷺ جھولی میں پڑے دیناروں کو الٹتے پلٹتے رہے اور دو مرتبہ فرمایا مَا ضَرَّ عُثْمَان مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ۔ آج کے بعد عثمان جو بھی کرے گا اسکو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ نے اس موقع پر دس ہزار دینار دیئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کیلئے یہ دعا کی کہ اے عثمان اللہ تجھ سے مغفرت کا سلوک فرمائے جو تو نے مخفی طور پر کیا اور جو تو نے اعلانیہ کیا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ اسکے بعد وہ جو بھی عمل کرے اسے کوئی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے اس جنگ کی تیاری کیلئے ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے پیش کئے۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر حضرت عثمان سے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ تجھے وہ سب کچھ معاف فرمائے جو تو نے مخفی طور پر کیا اور جو تو نے اعلانیہ کیا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ اس عمل کے بعد یہ جو بھی کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر حضرت عثمان کے حق میں یہ دعا کی کہ اے اللہ تو عثمان سے راضی ہو جا

کیونکہ میں اس سے راضی ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں حضرت عثمانؓ ان صحابہؓ اور اہل شوریٰ میں سے تھے جن سے اہم ترین مسائل میں رائے لی جاتی تھی۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں قحط پڑا۔ انہیں دنوں حضرت عثمانؓ کا سو اونٹوں کا تجارتی قافلہ گندم یا کھانے کا سامان لادے شام سے مدینہ پہنچا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ بناتے ہوئے اس غلے کو مسلمانوں کے فقراء پر صدقہ کرتا ہوں۔

حضرت عثمانؓ بن عفان کی 29 ذوالحجہ 23 ہجری کو پیر کے روز بیعت کی گئی۔ جب حضرت عثمان خلیفہ منتخب ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم نے باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہترین شخص کا انتخاب کیا ہے اور ہم نے اس انتخاب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ جب اہل شوریٰ نے حضرت عثمان کی بیعت کر لی تو آپ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ان سب سے زیادہ غمگین تھے۔

حضرت عثمان کے دور خلافت میں درج ذیل علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات سے نوازا۔ فتح افریقیہ یہ الجزائر اور مراکش کے علاقے ہیں۔ فتح اندلس یعنی سپین، فتح قبرص یعنی سائپرس، فتح طبرستان، فتح سواری، فتح آرمینیہ، فتح خراسان، بلاد روم کی طرف پیش قدمی، تالقان، خریاب، جوزجان اور تخارستان کی فتوحات اور بلخ کی مہم۔ اس کے علاوہ اس امر کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ حضرت عثمان کے دور میں ہندوستان میں اسلام کی آمد ہو گئی تھی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ان کے حالات بہتر کرے۔

خطبہ جمعہ: 12 فروری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
چوھدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کا ذکر خیر

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم چودھری حمید اللہ صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں میں وفات ہوئی۔ آپ وکیل اعلیٰ تحریک جدید پاکستان تھے۔ صدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ تھے اور افسر جلسہ سالانہ کی خدمت پر بھی ایک لمبے عرصے سے مامور تھے۔ 7 فروری کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم چوہدری صاحب کے والد کا نام بابو محمد بخش صاحب اور والدہ کا نام عائشہ بی بی صاحبہ تھا۔ بھیرہ کے نواحی علاقے کے رہنے والے تھے۔ چودھری صاحب 1934ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے انکی پیدائش سے کوئی پانچ سال پہلے احمدیت قبول کی تھی۔

چودھری صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وقف کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی والدہ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئیں اور حضور سے عرض کیا کہ یہ میرا بچہ ہے میں اس کو خدمت دین کیلئے وقف کرتی ہوں۔ 1949ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا پھر وکالت دیوان ربوہ کی ہدایت پر انٹرویو کیلئے ربوہ تشریف لائے تحریری امتحان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ان کا انٹرویو لیا اور آپؓ کی ہدایت پر ان کی تعلیم کا سلسلہ چلتا رہا اور اسکول اور یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی۔ 1955ء میں تعلیم الاسلام کالج میں استاد مقرر ہوئے اور پھر صدر شعبہ ریاضی بھی مقرر ہوئے۔ ان کی شادی 1960ء میں رضیہ خانم صاحبہ سے ہوئی جو عبدالجبار خان صاحب سرگودھا کی بیٹی تھیں۔ 1974ء تک ٹی آئی کالج ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو ناظر ضیافت مقرر کیا۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقرر فرمایا اس کے ساتھ ہی کچھ عرصہ تک آپ ایڈیشنل صدر مجلس تحریک جدید بھی رہے۔ پھر 1989ء میں صدر مجلس تحریک جدید مقرر ہوئے اور وفات تک یہ خدمات بجالاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ 1986ء سے تاوفات ایڈیشنل ناظر اعلیٰ رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں آپ کو امیر مقامی بننے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے اور اس کے بعد 1969ء سے 1973ء تک بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر ہوئے۔ اس زمانے میں ساری دنیا میں ایک ہی مرکزی

خدام الاحمدیہ تھی اور مرکز سے اسکا کنٹرول ہوتا تھا ہر ملک میں علیحدہ علیحدہ صدر نہیں مقرر ہوتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کے بارے میں 1970ء کے اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے ایک مخلص بچے کو جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جسمانی تعلق تو نہ تھا لیکن روحانی تعلق بہت پختہ تھا خدام الاحمدیہ کی صدارت سونپی اللہ تعالیٰ نے اسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کی کوششوں میں برکت ڈالی اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمایا۔

1982ء سے 1999ء تک بطور صدر مجلس انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے بھی خدمت سرانجام دی۔ اس سے قبل آپ کو سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے موقع پر انتخاب خلافت کے اجلاس کی صدارت کا اعزاز بھی انہیں نصیب ہوا۔ بطور وکیل اعلیٰ آپ نے افریقہ اور یورپ سمیت متعدد ممالک کے دورے بھی کئے۔ 1973ء میں محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کر دیا۔ 1973ء تا وفات آپ بطور افسر جلسہ سالانہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جلسہ سالانہ قادیان 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا۔ 1977ء میں ان کو افسر جلسہ سالانہ ربوہ کے علاوہ ناظر ضیافت بھی مقرر کیا گیا۔ 1977ء تا 1987ء بطور ناظر ضیافت خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ رضیہ خانم کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ شادی کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ کو جو بھی الاؤنس ملتا تھا سب سے پہلے اس میں سے چندہ نکالتے اور مجھے بھی ہمیشہ یہ تلقین کرتے کہ پہلے چندے دو بعد میں باقی اخراجات پورے کرو اور مجھے وصیت کی تلقین بھی کی۔ آپ تہجد گزار تھے۔ آخری دم تک نمازیں پوری اور وقت پر پڑھتے۔ نمازوں کے بعد میں انشاء اللہ چوہدری صاحب کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

خطبہ جمعہ: 19 فروری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
پیشگوئی مصلح موعود پر بصیرت افروز خطبہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 20 ؍فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔ یہ ایک لمبی پیشگوئی ہے جس میں مختلف خصوصیات موعود بیٹے کی بیان ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتائیں۔ آج میں اس میں سے ایک پہلو کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا کے بارے مَیں حضرت مصلح موعودؓ کی اپنی تحریرات تقاریر وغیرہ کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

توحید کے موضوع پر سترہ سال کی عمر میں آپ نے جلسہ میں ایک ایسی تقریر کی جس کی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ بالکل نئے نکات نکالے ہیں۔

مارچ 1907ء میں جبکہ آپ کی عمر صرف 18 سال تھی آپ نے ایک عظیم الشان مضمون بعنوان ''محبت الٰہی'' تحریر فرمایا جو بعد میں کتابی شکل میں شائع بھی ہوا۔ اس مضمون سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں ہی چھوٹی عمر میں ہی علوم ظاہری و باطنی سے آپ کو پُر کرنا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے آدمی کو پیدا ہی محبت کیلئے کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے کا مقصد اور غرض ہی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور اس دائمی زندگی بخشنے والے سمندر میں ہمیشہ غوطہ زن رہے۔ آخر پر آپ نے اسلام کے زندہ خدا کا یہ ثبوت پیش کیا کہ فقط اسلام کا خدا ہی وحی والہام سے انسان کی آج بھی رہنمائی کرتا ہے جس طرح کہ وہ پہلے کرتا تھا اور یہی زندہ خدا کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

حضرت مصلح موعود نے 28 ؍دسمبر 1908ء کے جلسہ میں ایک بڑا پُر مغز خطاب فرمایا کہ ''ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں'' اس موضوع پر یہ خیالات ایک انیس سالہ نوجوان کے ہیں۔ فرمایا ہر ایک شخص کو یہ سوچنا چاہئے کہ خدا نے مجھے کیوں پیدا کیا ہے اور جبکہ مرنا انسان کیلئے ضروری ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ جب اس چند روزہ زندگی کیلئے انسان اس قدر کوشش کرتا ہے اور تدبیریں کام میں لاتا ہے تو

کیا اس لامحدود زندگی کیلئے کوئی ضرورت نہیں جو اگلے جہان کی زندگی ہے اور کیا ہمیں اس کیلئے کچھ بھی تیاری نہیں کرنی چاہئے۔

پھر 1916ء کے جلسہ میں خلافت کے بعد دوسرے سال آپ نے ذکر الٰہی کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں آپ نے نہایت اچھوتے انداز میں ذکر الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے ذکر الٰہی سے مراد کیا ہے اسکی ضرورت اسکی قسمیں اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ ذکر چار قسم کا ہوتا ہے۔ پہلا ذکر نماز ہے دوسرا قرآن کریم کا پڑھنا ہے تیسرا اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان کرنا ہے۔ چوتھا خدا تعالیٰ کی صفات کو علیحدگی اور تنہائی میں بیان کرنا غور کرنا اور لوگوں میں آپ نے ذکر الٰہی کو مقبول بنانے کیلئے ذکر الٰہی کے خاص اوقات بھی بتائے۔ نماز تہجد میں باقاعدگی کی تاکید بھی فرمائی اور اس کے التزام و اہتمام کے ایک درجن سے زائد طریقے بتلائے۔

ربوبیت باری تعالیٰ کائنات کی ہر چیز پر محیط ہے۔ 9/ اکتوبر 1917ء کو پٹیالہ میں اس موضوع پر آپ نے تقریر فرمائی۔ پھر ایک آپ کا لیکچر ہے اسلام میں اختلافات کا آغاز پر جو 1919ء میں آپؓ نے ماڈرن ہسٹاریکل سوسائٹی کے ایک اجلاس میں اسلامیہ کالج لاہور میں فرمایا۔ اسکی پہلی اشاعت پر سید عبدالقادر صاحب ایم.اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے لکھا کہ فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔

پھر آپؓ کی ایک تقریر ہے تقدیر الٰہی کے موضوع پر جو جلسہ سالانہ 1919 کے موقع پر آپ نے مسجد نور قادیان میں کی۔ حضرت خلیفہ رابعؒ فرماتے ہیں کہ یہ تقریر کیا تھی! علم کلام کا ایک شاہکار تھا۔ مسئلہ قضاو قدر کی اہمیت اور آنحضرتؐ کے ارشادات بیان کرنے کے بعد آپ نے اس موضوع پر اظہار خیال فرمایا کہ مسئلہ تقدیر پر ایمان اور وجود باری تعالیٰ پر ایمان لانا لازم وملزوم ہے۔ پھر ایک آپ کی تقریر ہے ملائکۃ اللہ جو 28/دسمبر 1920 کی ہے۔ دو دن یہ تقریر کی مسجد النور میں ارشاد فرمائی۔ پھر ہستی باری تعالیٰ پر 1921ء میں آپؓ نے ایک تقریر فرمائی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی اس تقریر میں ہستی باری تعالیٰ کے آٹھ دلائل اور ان پر پیدا ہونے والے اعتراضات کے جواب ارشاد فرمائے۔ پھر آپؓ نے ایک تصنیف فرمائی 1921ء میں تحفہ شہزادہ ویلز کے نام سے جو شہزادہ ویلز کی ہندوستان آمد کے موقع پر ان کو پیش کی گئی۔ اسی طرح آپکی ایک تقریر احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے جو 1924ء میں ویمبلے کانفرنس کے موقوع پر لکھی گئی۔ اسکا خلاصہ حضرت مصلح موعود کی موجودگی میں حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے فرمایا: بہرحال یہ چند جھلکیاں میں نے دکھائی ہیں 18 سال کی عمر سے 35 سال کی عمر تک کے علم وعرفان کے موتیوں کی۔ بس اس خزانے کو جو کافی حد تک چھپ چکا ہے جماعت کے افراد کو پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

پاکستان کے حالات کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں کے لوگوں کو بھی امن اور چین اور سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور مخالفین کے حملوں اور مکروں کو اپنے فضل سے ملیا میٹ کر دے۔

خطبہ جمعہ: 26 فروری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے غزوات اور فتوحات کا ذکر چل رہا تھا۔ علی بن محمد مدائنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کے دور میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 30 ہجری میں طبرستان کا قلع فتح کیا۔ اسی طرح فتح سواری 31 ہجری میں ہوئی۔ فتح آرمینہ 31 ہجری میں ہوئی۔ فتح خراسان 31 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عامر خراسان کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے ابرہہ شہر طوس، ابی ورد اور نصاح کو فتح کر لیا یہاں تک کہ وہ سرخس پہنچ گئے۔ بلاد روم کی طرف پیش قدمی 32 ہجری میں ہوئی۔ 32 ہجری میں امیر معاویہ نے بلاد روم سے جنگ کی حتیٰ کہ وہ قسطنطنیہ کے دروازے پر جا پہنچے۔

ابو العشب سعدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ احنب بن قیس کی اہل مرو روز تالقان فاریاب اور جوزجان سے رات کی تاریکی

تک جنگ جاری رہی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔ بلخ کی فتح 32 ہجری میں ہوئی احنب بن قیس مروروز سے بلخ کی طرف گئے اور وہاں جا کر اہل بلخ کا محاصرہ کرلیا۔ ہرات کی مہم 32 ہجری میں ہوئی حضرت عثمان نے خلید بن عبداللہ بن حنفی کو ہرات اور بازغیس کی طرف روانہ کیا انہوں نے ان دونوں کو فتح کرلیا۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں برصغیر پاک و ہند میں اسلام پہنچ گیا۔ مصر اور شام حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوئے اور افریقیہ اور خراسان اور سندھ کا کچھ علاقہ حضرت عثمانؓ کے دور میں فتح ہوا۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن معمر کو فوج کا ایک دستہ دے کر مکران اور سندھ کی طرف بھیجا گیا۔ فتوحات مکران میں انہوں نے خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔ بعدازاں اس نواح کے مفتوحہ علاقوں کی امارت ان کے سپرد ہوئی۔ حضرت مجاشع نے موجودہ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں اسلامی فوج کے ایک دستہ کی کمان کرتے ہوئے مخالفین اسلام سے جہاد کیا۔ حضرت مجاشع نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں مخالفین اسلام سے جنگ کی اور اس سے ملحقہ علاقے سجستان پر علم لہرایا اس کے بعد مسلمانوں نے برصغیر کے ان علاقوں میں سکونت اختیار کرلی اور انہیں اپنا وطن قرار دے دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فتنہ کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو تو ان کے کہنے پر اسے ہرگز نہ اتارنا۔

حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں اختلافات کا آغاز اور اس کی وجوہات کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: حضرت عثمان اور حضرت علی، یہ دونوں بزرگ اسلام کے اولین فدائیوں میں سے ہیں اور ان کے ساتھی بھی اسلام کے بہترین ثمرات میں سے ہیں۔ ان کی دیانت اور ان کے تقویٰ پر الزام کا آنا درحقیقت اسلام کی طرف عار کا منسوب ہونا ہے اور جو مسلمان بھی سچے دل سے اس حقیقت پر غور کرے گا اس کو اس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا کہ ان لوگوں کا وجود درحقیقت تمام قسم کی دھڑے بندیوں سے ارفع اور بالا ہے۔ جہاں تک میری تحقیق ہے ان بزرگوں اور ان کے دوستوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ اسلام کے دشمنوں کی کارروائی ہے۔ سوال یہ ہے کہ فتنہ کہاں سے پیدا ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے بعض بدعتیں شروع کردی تھیں جن سے مسلمانوں میں جوش پیدا ہوگیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خلافت کے لئے خفیہ کوشش شروع کردی تھی اور حضرت عثمان کے خلاف مخالفت پیدا کر کے انہیں قتل کرادیا تھا تاکہ خود خلیفہ بن جائیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور اس فتنہ کی اور ہی وجوہات تھیں۔ حضرت عثمان اور حضرت علی کا دامن اس قسم کے الزامات سے بالکل پاک ہے۔ وہ نہایت مقدس انسان تھے۔

یہ سب شورشیں خفیہ منصوبہ کا نتیجہ تھیں اس کے اصل بانی یہودی تھے۔ بعض مسلمان جو دین سے نکل چکے تھے وہ شامل ہوگئے تھے۔ چنانچہ کوفہ میں انہی فساد چاہنے والوں کی ایک مجلس بیٹھی اور اس میں لوگوں نے بالاتفاق یہی رائے دی کہ کوئی شخص اس وقت تک سر نہیں اٹھا سکتا جب تک کہ عثمان کی حکومت ہے۔ عثمان ہی کا ایک وجود تھا جو سرکشی سے باز رکھے ہوئے تھا اس کا درمیان سے ہٹانا آزادی سے اپنی مرادیں پوری کرنے کے لئے ضروری تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے ان مفسدوں کو بھی بلوایا اور آنحضرتؐ کے صحابہ کو بھی جمع کیا اور ان لوگوں کا سب حال سنایا اور بتایا کہ مفسدین کیا فساد پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صحابہ برابر زور دیتے کہ ان کو قتل کر دیا جائے مگر حضرت عثمانؓ نے ان کی یہ بات نہ مانی اور ان کو چھوڑ دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مفسد لوگ کس کس قسم کے فریب اور دھوکے سے کام کرتے تھے اور اس زمانے میں جبکہ پریس اور سامان سفر کا وہ انتظام نہ تھا جو آجکل ہے کیسا آسان تھا کہ یہ لوگ ناواقف لوگوں کو گمراہ کردیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم عبدالقادر صاحب بشیر احمد شہید، مکرم اکبر علی صاحب اسیر راہ مولیٰ، مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب اور مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا ذکر خیر فرمایا۔ ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائی اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی۔ ......☆......☆......☆......

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد پانزدہم (15)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔" (خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (15) 632 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل پانچ کتب شامل ہیں۔

(1) مسیح ہندوستان میں:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 20 نومبر 1908ء کو شائع ہوئی ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے صفحہ نمبر 01 تا 108 پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک عظیم الشان مقصد احادیث میں کسر صلیب یعنی صلیبی عقیدہ کا جس پر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے باطل ثابت کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اسی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اس کتاب کو مَیں اس مراد سے لکھتا ہوں کہ تا واقعات صحیحہ اور نہایت کامل اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے ان غلط اور خطرناک خیالات کو دُور کروں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اکثر فرقوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی اور آخری زندگی کی نسبت پھیلے ہوئے ہیں۔" (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۳)

گوحضور کا ارادہ دس باب اور ایک خاتمہ لکھنے کا تھا مگر بعد میں صرف مندرجہ ذیل چار ابواب پر ہی اکتفا کی۔

باب اول:۔ مسیح کے صلیبی موت سے بچنے پر انجیلی دلائل۔

باب دوم:۔ اُن شہادتوں کے بیان میں جو حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے کی نسبت قرآن وحدیث سے ملتی ہیں۔

باب سوم:۔ اُن شہادتوں کے بیان میں جو طب کی کتابوں سے لی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اُتر آئے اور ان کے زخموں کے علاج کے لئے ان کے حواریوں نے یہ مرہم تیار کی جس کا نام "مرہم عیسیٰ" ہے۔

باب چہارم:۔ اُن شہادتوں کے بیان میں جو تاریخی کتب سے لی گئی

ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد اپنے ملک سے ان کے نصیبین، افغانستان اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر آتا ہے۔

الغرض یہ کتاب ایک نہایت اہم مسئلہ کی علمی تحقیق پر مشتمل ہے جو دنیا کی تین بڑی اقوام سے تعلق رکھتا ہے یعنی یہودی، عیسائی اور مسلمان۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں فرمایا تھا کہ اس پیشگوئی میں کہ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا یہی اشارہ تھا:۔

’’کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد15 صفحہ 64)

(2) ستارہ قیصرہ:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 24 اگست 1899ء کو شائع ہوئی ہے جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے صفحہ نمبر 109 تا 126 پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسی مضمون کا نئے پیرایہ میں اعادہ کیا ہے جو تحفہ قیصریہ میں لکھا تھا۔ اور درحقیقت یہ رسالہ تحفہ قیصریہ کی یاددہانی ہے۔ اس میں بھی دعائیہ کلمات کے بعد اپنے خاندانی حالات کا مختصر ذکر فرمانے کے بعد انگریزی حکومت کی مذہبی رواداری اور مذہبی آزادی کا جو سب مذاہب کو اس نے یکساں طور پر دی ہوئی تھی ذکر کرتے ہوئے صلیبی عقیدہ کی نہایت احسن پیرایہ میں تردید فرمائی ہے اور اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا ہے۔

(3) تریاق القلوب:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب 28 اکتوبر 1902ء کو شائع ہوئی ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے صفحہ نمبر 127 تا 528 پر مشتمل ہے۔

جولائی 1899ء کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ نے **تریاق القلوب** کتاب لکھنا شروع کی۔ اس میں آپ نے ایک فارسی قصیدہ میں **مرد کامل** کی صفات بیان فرما کر ان آسمانی نشانات کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں ظاہر فرمائے تھے اور تمام اہلِ مذاہب کو **نشان نمائی** میں مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے یہ **اصل** پیش کیا:۔

’’ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد نمبر15 صفحہ 138)

اور فرمایا:۔

’’خدا تعالیٰ نے ایک طرف تو مجھے آسمانی نشان عطا فرمائے ہیں اور کوئی نہیں کہ ان میں میرا مقابلہ کر سکے اور دنیا میں کوئی عیسائی نہیں کہ جو آسمانی نشان میرے مقابل پر دکھلا سکے۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد نمبر15 صفحہ 167)

پھر آپ نے **الہام شیطانی** اور **الہام ربّانی** میں فرق بتایا۔ یاد رہے کہ تریاق القلوب کا زمانہ تالیف سوائے ’’اشتہار واجب الاظہار‘‘ کے

41واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 22، 23 اور 24/اکتوبر 2021ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات کے ملکی اجتماع کیلئے مورخہ 22، 23 اور 24/اکتوبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری کی درخواست کرنے پر ارشاد فرمایا ہے کہ **’’اگر اس وقت تک حالات ٹھیک ہو جائیں تو کر لیں‘‘**۔ اراکین مجلس انصاراللہ سے دعا کی درخواست ہے کہ جلد از جلد حالات ٹھیک ہو جائیں اور ملکی اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ مذکورہ بالا تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

جو 4 نومبر 1900ء کا ہے 1899ء ہے نہ کہ 1902ء جیسا کہ ٹائٹل پیج اور ضمیمہ نمبر 2 کے اخیر میں لکھا گیا ہے۔

(4) تحفہ غزنویہ: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف اکتوبر 1902ء میں شائع ہوئی ہے جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے صفحہ نمبر 529 تا 592 پر مشتمل ہے۔

رسالہ تحفہ غزنویہ حضرت مسیح موعودؑ نے مولوی عبدالحق غزنوی کے ایک اشتہار کے جواب میں لکھا جس میں اس نے سخت بدزبانی اور ٹھٹھا اور ہنسی کی تھی۔ حضرت اقدس اس اشتہار سے متعلق فرماتے ہیں:۔

''یہ اشتہار دو رنگ کے حملوں پر مشتمل ہے۔ اول میاں عبدالحق نے بعض گذشتہ نشانوں اور پیشگوئیوں کو جو فی الواقع پوری ہو چکیں یا وہ جو عنقریب پوری ہونے کو ہیں پیش کر کے عام لوگوں کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ گویا وہ پوری نہیں ہوئیں۔'' (روحانی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 534)

''دوسرا حملہ میاں عبدالحق کا یہ ہے کہ وہ تجویز جو میں نے خدا تعالیٰ کے الہام سے بطور اتمام حجت پیش کی تھی جس کو میں اس سے پہلے بھی بذریعہ اشتہار شائع کر چکا تھا یعنی بیماروں کی شفا کے ذریعہ سے استجابت دعا کا مقابلہ اس تجویز کو میاں عبدالحق منظور نہیں فرماتے اور یہ عذر کرتے ہیں کہ بھلا سارے مشائخ اور علماءِ ہندوستان و پنجاب کس طرح جمع ہوں اور ان کے اخراجات کا کون متکفل ہو۔'' (رخ جلد نمبر 15 صفحہ 534)

ان دونوں قسم کے حملوں کا دندان شکن جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے اس رسالہ میں دیا ہے اور میاں عبدالحق سے جو مباہلہ ہوا تھا اس کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی تائیدات ترقی جماعت اور ظہور نشانات سماوی اور مالی فتوحات وغیرہ کی صورت میں آپ کو حاصل ہوئیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے اور مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کے اس ارشاد کا بروایت منشی محمد یعقوب ذکر فرمایا ہے کہ

''ایک نُور آسمان سے اُترا ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔'' (تحفہ غزنویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 546)

یہ رسالہ 1900ء میں لکھا گیا تھا مگر 3/ اکتوبر 1902ء کو شائع ہوئی۔

(5) روئیداد جلسہ دعاء: حضرت مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے صفحہ نمبر 593 تا 632 پر مشتمل ہے۔

2 فروری 1900ء کو عید الفطر کے روز حضرت مسیح موعودؑ کی تحریک پر سرکار برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کے واسطے ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قادیان اور قریبی دیہات کے علاوہ افغانستان، عراق، مدراس، کشمیر اور ہندوستان کے مختلف اضلاع کے باشندے ایک ہزار کی تعداد میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی نور الدینؓ نے عید الفطر کی نماز پڑھائی۔ اور نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت لطیف اور مؤثر خطبہ پڑھا۔ خطبہ عید کے بعد ٹرانسوال کی جنگ میں انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کی اسی مناسبت سے یہ تقریب ''جلسہ دُعا'' کے نام سے موسوم کی گئی اور مجروحین افواج برطانیہ کے لئے پانچ سَو روپیہ چندہ جمع کر کے بھیج دیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

تقریب شادی ورخصتانہ

مؤرخہ 4-3-2021 کو خاکسار کی دختر عزیزہ عائشہ انجم کی تقریب شادی ورخصتانہ بعد نماز ظہر بمقام ایم ایس گارڈن فنکشن ہال چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ عمل میں آئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید بشارت احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس سے قبل اُن کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد قاسم اکرام احمد ابن مکرم محمد ادریس احمد صاحب مرحوم ساکن جلال کوچہ، حیدرآباد کے ساتھ مسجد دار الانوار قادیان میں مؤرخہ 29-12-2018 کو بعد نماز مغرب وعشاء مبلغ -/72000 روپے حق مہر کے عوض مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہرلحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(رحمت اللہ شریف سیکرٹری امور عامہ چنتہ کنٹہ)

منجانب : قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

رمضان کے روزے بھی ایک مجاہدہ ہیں

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”خدا تعالیٰ کا عبد بننا اور دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ دیکھنا یہ ایک مجاہدہ کو چاہتا ہے۔ اور رمضان کے روزے بھی ایک مجاہدہ ہیں جو اس کا ادراک حاصل کرتے ہوئے ایک مومن کو رکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھتے ہوئے رکھنے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں نہ کہ صرف فاقہ۔ اور یہ کہ اس کے لوازمات کیا ہیں؟ ان کا بھی پوری طرح علم ہونا چاہئے... پس ایمان میں بڑھنے کی اور عمل کی معراج بھی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب محبت کی بھی انتہا ہو۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محبت کی انتہا کا نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ تم جو سوال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کو اس محبوب کے عمل میں دیکھو۔ میرے حقیقی عبد بننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو پھر مجھے اپنے قرب میں دیکھوگے۔ اگر صرف رمضان میں ہی اپنی مسجدیں آباد کیں اور پھر مجھے بھول گئے یا آج جو مشکل کے دن تم پر آئے ہوئے ہیں تو اس میں مسجد میں آنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہو۔ اور حالات ٹھیک ہونے پر مجھے بھول گئے یا وقت گزرنے پر مجھے بھول گئے تو یہ میری بات پر لبیک کہنا نہیں ہے۔ یہ تو اپنی غرض کو پورا کرنا ہے۔ میری بات پر لبیک کہنا تو تب ہوگا جب یہ حالات، یہ جذباتی کیفیت، یہ مشکل وقت، رمضان کا یہ عمومی روحانی ماحول ختم بھی ہو جائے گا تو تب بھی میرے رسول ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادتوں اور اپنے عمل کو میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مستقل طور پر بجالانے کی کوشش کروگے...

رمضان کے مہینے میں جب تلاوت کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوتی ہے، قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، درس وغیرہ سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے تو ان میں ان احکامات پر غور کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے... روزہ تو ایک مومن رکھتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو ایمان تو ختم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھا جاتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو خدا تعالیٰ تو بیچ میں سے نکل گیا۔ تب تو شرک پیدا ہو گیا۔ اس لئے روزہ بھی ختم ہو گیا۔“

(خطبہ جمعہ 13/اگست 2010ء)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

رمضان المبارک اور عفو و درگزر

(لئیق احمد ڈار مربی سلسلہ نظارت علیاء قادیان)

اللہ سے چاہو عفوِ تقصیر دیتا ہے اُسے جو مانگتا ہے
(کلام محمود صفحہ 14، اخبار بدر جلد 5، 20؍ستمبر 1906ء)

رمضان المبارک روحانیت کا موسم بہار ہے اور یہ روحانی بلندی اور اسکی معراج تک پہنچنے کیلئے ٹریننگ کا ایک Period ہے جو بہت ہی عظیم زمانہ ہے۔ اس مبارک ماہ میں مقدور بھر کوشش کی جاوے کہ بندہ اس کے رب کے قریب ہو اور قرب میں بڑھتا چلا جاوے اور اتقاء کے ناپیدا کنار سمندر کو عبور کر کے فلاح حاصل کرے۔ روزہ صرف یہی نہیں کہ بندہ صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہے بلکہ وہ ترک شر اور ایصال خیر کے واسطے پہلے سے بڑھ کر اس ماہ میں ہمہ جہت جدو جہد کر کے گویا چُور ہو۔ ماہِ صیام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیکیوں میں بڑھنے کی رفتار کے کیا کہنے حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش و محنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدو جہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

انسان کو پیدا کر کے پھر اللہ تعالیٰ اسکو شرف پر شرف بخشتا رہا اور عزت پر عزت۔ اور غرض یہ تھی کہ یہ میرا مظہر اتم بنے اور صبغۃ اللہ سے مصبوغ ہو جاوے ومن احسن من اللہ صبغۃً۔ بندہ سے ہر طرح کی آلائشوں کو دور کرنے کی کوشش کر کے اور جس چیز سے بھی اس میں کسی قسم کا بھی کوئی نقص پیدا ہو اُس سے بچ جائے یعنی گناہ کی زد میں نہ پڑ جائے اور جب بوجہ بشریت سہو و نسیان وغیرہ گناہ سرزد ہو تو اسکے مداوا کیلئے جہاد کرے۔ آسان لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ عبد بننے کیلئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں کوشاں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے عبادات میں سے ایک اہم عبادت روزہ مقرر کر دیا جو سابقہ مذاہب میں بھی مختلف شکلوں میں تھا اور اسلام میں اس کی عظیم شکل ہے جس سے عموماً ہر ایک واقف ہے۔ یہ ماہ بھی جب اس کے تقاضوں کے ماتحت گزارا جائے تو اس کا اجر عظیم ہے اور صائم کو بے شمار منافع اور فضل حاصل ہوتے ہیں۔ اس روزہ سے سب سے زیادہ فیض جس وجود باجود نے پایا وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپؐ نے اسکی افادیت اور برکات کے بارے میں بالاستفاء بیان فرمایا ہے جو احادیث اور آثار میں موجود ہے اور متعلقہ احادیث کا ہمیں بار بار مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس ماہ کی عظمت کو بخوبی اُجاگر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت عفو سے فیض پانا اس ماہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی عفو و درگزر سے وافر حصہ پائے جانے کے بے حد و شمار مواقع ہیں۔

عفو کے معنی: عفو عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی معاف کرنا، بخش دینا، درگذر کرنا، بدلہ نہ لینا اور گناہ پر پردہ ڈالنے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں عفو سے مراد کسی کی زیادتی وبرائی پر انتقام کی قدرت کے باوجود معاف کر دینا ہے۔ طاقت نہ ہونے کی وجہ سے اگر انسان انتقام نہ لے سکتا ہو تو یہ عفو نہیں ہوگا بلکہ اسے بے بسی کا نام دیا جائے گا اور خُلق کے زمرہ میں شمار نہیں ہوسکتا۔

لفظ عفو کو جب اللہ تعالیٰ کے حوالے سے استعمال کریں تو اس کے کیا معنی ہیں اسبارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

’’عفی عنه وله ذنبه وعن ذنبه (عفو) کے معنے ہیں صفح عنه وترك عقوبته وهو يستحقها واعرض عن مؤاخذته کہ اس کے قصور سے درگذر کیا اور اسکی سزا کو معاف کیا اور اسکی غلطی پر مؤاخذہ نہ کیا درآنحالیکہ وہ سزا کا مستحق تھا۔ جب عفی اللہ عن فلان کا فقرہ کہیں تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ محیٰ ذنوبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو مٹا دیا اور عفی عن الشيء کے معنے ہیں امسك عنه وتنزه عن طلبه کسی

چیز سے رُکا رہا اور اسکی طلب سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھا (اقرب)۔ پس عفونا کے معنے ہوں گے کہ باوجود اس کے کہ تمہارا گناہ اس قابل تھا کہ ضرور سزا دی جاتی لیکن پھر بھی ہم نے مواخذہ نہ کیا اور معاف کر دیا۔ ہم تم کو سزا دینے سے رکے رہے۔" (تفسیر کبیر جلد اول، صفحہ 430)

ماہِ رمضان المبارک اور عفوو درگزر کے مابین تعلق اور مناسبت کے حوالہ سے بعض احادیث ہدیہ قارئین ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص کو لیلۃ القدر میں کامل ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کرنے کی توفیق ملی تو اسکے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔" (بخاری کتاب الصوم)

نیز ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے پتہ چل جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دُعا کروں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ دعا کرو: اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

ترجمہ: کہ اے اللہ! یقیناً تُو تو بہت معاف کرنے والا ہے تو عفو کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کر۔

روزہ صرف روز قیامت اپنے رکھنے والے کی سفارش ہی نہیں کرے گا بلکہ وہ اسے اللہ تعالیٰ سے کئی ایک انعام لے کر دے گا جیسا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ الصوم جنة و حصن حصین من النار۔ (صحیح الجامع الصغیر: 3867) ترجمہ: روزہ ڈھال اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔"

نیز حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من صام یوما ابتغاء وجه الله ختم له بها دخل الجنة۔

(صحیح الترغیب والترھیب: 412/1)

ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے روزہ رکھا اور اُسی دن اُس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الصیام والقرآن یشفعان للعبد یوم القیامة یقول الصیام ای رب منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه ویقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی فیه قال فیشفعان۔

(صحیح الترغیب والترھیب: 974، احمد: 174/2، الحاکم 554/1)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روزہ اور قرآن بھی قیامت کے روز سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہو جائے گی۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے کنارہ کشی کر لیتا ہے اور مسجد میں بیٹھا رہنے کی وجہ سے اپنی جن نیکیوں سے وہ محروم رہتا ہے ان کا اجر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے"
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک برکت آنحضورصلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اے خدا کے رسول! کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ (اور یہ مغفرت اس کا اجر ہے)۔(مسند احمد جلد 2 صفحہ 292)

رمضان یہ نہیں ہے کہ بھوکا پیاسا رہا جائے بلکہ غرض اتقاء کا حصول ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات سے فیضیاب ہونا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو کے فیض سے اس ماہ میں طلبگار ہیں تو اسکی تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا۔اگر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور خطاؤں سے درگزر کروانا مقصود ہے تو اپنے دائرہ میں بھی اس صفت کا جلوہ دکھلانا ہوگا۔اس حوالہ سے بھی ہمارے سامنے اسوۂ حسنہ ہمارے رسول عربی کا ہی ہے۔

قصوروار اور اپنے دشمن کو معاف کردینا اسلامی تعلیمات کی ایک اہم تعلیم ہے۔اگر کسی نے اپنے کردار وگفتار سے کسی کو تکلیف پہنچائی اور اسکے نتیجے میں دوسرے کو غصہ آگیا اور اس حالت میں غصہ سے مغلوب شخص صبر اور درگذر سے کام لے اور باوجود طاقت وقدرت کے انسان اس قصور اور ضرر پر صرف خاموش ہی نہ رہے بلکہ دل سے اسے معاف بھی کردے تو یہ اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور یہی عفو ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں عفوودرگذر کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (آلِ عمران:135)

(ترجمہ): جو (متقی) خوشحالی (میں بھی) اور تنگدستی میں (بھی) (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس آیت کی تفسیر میں دلچسپ واقعہ نقل فرمایا ہے۔امام زین العابدینؒ کی لونڈی آپ کو وضو کرنے کیلئے بھرا لوٹا لائی اس کے ہاتھ سے وہ لوٹا آپ پر گر گیا اور آپ کے کپڑے بھیگ گئے آپ نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا وہ بولی وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ آپ نے فرمایا میں نے غصہ پی لیا وہ بولی وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ، آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا، رب تجھے معاف کرے، وہ بولی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ بے شک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو آپ نے فرمایا جا تو فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ آزاد ہے۔(روح المعانی صفحہ ۹۴ جلد ۳)

اسی طرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے خادم کے ہاتھ سے آپ کے سر پر شوربا (سالن) گر گیا یہ آپ کو نا

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا: سیٹھ محمد زبیر حیدرآباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*

BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

"میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
TENDU PATTAANDTOBA CO SUPPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

گوارگذرا تو خادم نے یہ آیت پڑھی ۔ترجمہ: وہ لوگ جو تنگی میں اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں (یہ نیک لوگ ہیں) اور اللہ نیک لوگوں کو محبوب رکھتا ہے (آل عمران: 135) آپ نے فرمایا تجھے معاف کرتا ہوں ، آزاد کرتا ہوں اور تیرا نکاح اپنی فلاں لونڈی (کنیز) سے کرتا ہوں اور تم دونوں کا خرچ تا زندگی میرے ذمہ ہے۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۲۰۵ جلد ۵)

قرآن مجید نے دوسری جگہ اس سے زیادہ وضاحت سے بُرائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا اور یہ بتلایا کہ اس کے ذریعہ دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ (حم سجدۃ: آیت 35) ترجمہ: اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو بُرائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے، وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔

اس آیت مبارکہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مومن کا طریقہ یہ ہونا چاہیئے کہ بُرائی کا جواب بُرائی سے نہ دے بلکہ جہاں تک ہو سکے برائی کے مقابلہ میں بھلائی سے پیش آئے ، اگر اسے کوئی سخت بات کہے یا بُرا معاملہ کرے تو اسکے مقابل وہ طرز اختیار کرنا چاہیئے جو اس سے بہتر ہو، مثلاً غصہ کے جواب میں بردباری، گالی کے جواب میں تہذیب و شائستگی اور سختی کے جواب میں نرمی و مہربانی سے پیش آئے۔ اس طرز عمل سے دشمن ڈھیلا پڑ جائے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ دوست کی طرح برتاؤ کرنے لگے گا۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور حضورؐ کے جسم پر موٹے کنارا والی نجرانی چادر تھی اُتنے میں ایک اعرابی آیا اور آپؐ کی چادر کو گلے میں پھنسا کر سخت طریقے سے کھینچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس اعرابی کی طرف گھوم گئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانۂ مبارک کو دیکھا کہ چادر کے سخت طریقے پر کھینچنے کی وجہ سے چھل گیا تھا۔ پھر اُس نے کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ کا مال جو آپ کے پاس ہے اُس سے مجھے دینے کا حکم دیجیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر ہنس کر اس کیلئے بخشش کا حکم دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الاداب، باب التَّبَسُّمُ و الضَّحَکُ)

اسی طرح کی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے معاف کر دیا اور خوب نوازا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بُردباری اور عفو و درگذر کے حوالے سے یہ پہلو بڑا روشن و تابناک ہے۔ عبادت کے دوران سجدہ کے وقت کمر مبارک پر غلاظت اور اُونٹ کی اوجھڑیاں ڈال دی تھیں لیکن آپؐ نے کبھی بھی کفار مکہ اور قریش کے سرکش لوگوں سے بدلہ نہیں لیا۔ آپ نے بددُعا نہ کی اور اُن کو ہمیشہ پیار و محبت سے اسلام کی طرف دعوت دی۔ آپ نے تو راستہ چلتے میں بوڑھی عورت کے کوڑا ڈالنے پر کبھی کچھ نہیں کہا۔ آپؐ نے اسکے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا۔ اسیرانِ بدر میں ایک شخص سہیل بن عمر تھا جو عام مجمعوں میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اشتعال انگیز اور گستاخانہ تقریریں کیا کرتا تھا۔ قیدی بن کر آنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسکے نیچے کے دانت اُکھڑوا دیجیئے تا کہ یہ آپ کی شان میں ہجو اور گستاخانہ تقریر نہ کر سکے۔ حضورؐ نے فرمایا اگرچہ میں نبی ہوں لیکن پھر بھی اگر کسی کا عضو بیکار

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

::منجانب::
شیخ غلام احمد

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح ، زیب النساء

کردوں گا تو اس کیلئے روزِ قیامت جواب دہ ہوں گا۔ آپؐ نے سہیل بن عمر کے بارہ میں بھی تمام قیدیوں کی طرح معافی کا اعلان فرما دیا۔

قیدیوں کے پاس کپڑے نہ تھے ان سب کو حضور نے کپڑے دلوائے آپ نے صحابۂ کرام کو ہدایت فرمادی تھی کہ وہ اسیران جنگ کے ساتھ محبت اور مروّت کا سلوک کریں۔ اس لئے صحابۂ کرام قیدیوں کی خوب خاطر ومدارات کرتے تھے۔

عفو اللہ تعالیٰ کی امتیازی صفت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اختیار کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے اور مختلف انداز میں اپنی بخشش کا اعلان کیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا۔ (النساء آیت 44) ترجمہ: اللہ یقیناً بہت معاف کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا۔ (النساء آیت 150) ترجمہ: اللہ یقیناً بہت معاف کرنے والا اور بہت قدرت والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی ذات کے حق کیلئے کبھی انتقام (بدلہ) نہ لیا ہاں جب کسی حرمۃ اللہ کی بے حُرمتی دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کے واسطے اُس کا انتقام لیتے۔
(صحیح بخاری باب صفۃ النبی ﷺ)۔

قارئین کرام! سیدِ ولدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں بے شمار اولیاء وصلحاء گزر چکے ہیں جو آپؐ کے اسوہ کی روشنی میں زندگی گزارتے ہوئے اور خدمت دین کرتے ہوئے اسلام کی حجت قائم کرتے آئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ تذکرۃ الاولیاء جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بار بار پڑھا کرتے تھے میں حضرت ابو محمد امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے مذکور ہے کہ

(1) کسی شخص کی دینار کی تھیلی کھوگئی تو اس نے آپ پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ میری تھیلی تم ہی نے چُرائی ہے۔ حضرت جعفرؒ نے اُس سے سوال کیا کہ اُس میں کتنی رقم تھی؟ اس نے کہا دو ہزار دینار۔ چنانچہ گھر لے جا کر آپ نے اس کو دو ہزار دینار دے دیئے۔ اور بعد میں جب اس کی کھوئی ہوئی تھیلی کسی دوسری جگہ سے مل گئی تو اس نے پورا واقعہ بیان کر کے معافی چاہتے ہوئے آپ سے رقم واپس لینے کی درخواست کی لیکن آپ نے فرمایا کہ ہم کسی کو دے کر واپس نہیں لیتے۔ پھر جب لوگوں سے اس کو آپ کا اسم گرامی معلوم ہوا تو اس نے بے حد ندامت کا اظہار کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 12، مصنفہ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ)

حضرت مسیح موعودؑ نے کشتی نوح میں تعلیم دی ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو سو اس واقعہ سے یہ عظیم تعلیم سمجھ آتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابومحمد امام جعفر صادقؒ نے الزام لگانے والے سے کوئی ثبوت نہ مانگا اور نہ حجت بازی کی بلکہ گھر لے جا کر مطلوبہ رقم دیدی ماشاء اللہ تعالیٰ۔ اللهم صل وسلم وبارك عليه وآله واصحابه اجميعن!

(2) کتاب تذکرۃ الاولیاء میں ہی حضرت مالک بن دینارؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ کسی یہودی کے مکان کے قریب آپ نے کرایہ پر مکان لے لیا اور آپ کا حجرہ یہودی کے دروازے سے متصل تھا۔ چنانچہ یہودی نے دشمنی میں ایک ایسا پرنالہ بنوایا جس کے ذریعہ پوری غلاظت آپ کے مکان میں ڈالتا رہتا اور آپ کی نماز کی جگہ نجس ہو جایا کرتی اور بہت عرصہ تک وہ یہ عمل کرتا رہا۔ لیکن آپ نے کبھی شکایت نہیں کی۔ ایک دن اس یہودی نے خود ہی آپ سے عرض کیا کہ میرے پرنالے کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ پرنالہ سے جو غلاظت گرتی ہے اس کو جھاڑو لے کر روزانہ دھو ڈالتا ہوں اسلئے

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad
City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044
Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

مجھ کو کوئی تکلیف نہیں ۔ یہودی نے عرض کیا کہ آپ کو اتنی اذیت برداشت کرنے کے بعد بھی کبھی غصہ نہیں آیا۔آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ جو لوگ غصہ پر قابو پا لیتے ہیں نہ صرف اُن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ انہیں ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ سن کر یہودی نے عرض کیا کہ یقیناً آپ کا مذہب بہت عمدہ ہے کیونکہ اس میں معاندین کی اذیتوں پر صبر کرنے کو اچھا کہا گیا ہے اور آج میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔‘‘

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ 30، مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ)

لیلۃ القدر اور عفو:۔

روزوں میں لیلۃ القدر کا وقت خاص اہمیت کا حامل ہے اور اس وقت اور لمحہ کو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور بفضلہٖ تعالیٰ امت مسلمہ اوائل سے اس کے حصول کے حوالہ سے تعہد کرتی ہے اور یہ موقعہ قبولیت خوش بخت بندوں کو نصیب ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیلۃ القدر کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

’’ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلّی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں اس کو قبول کروں‘‘

(الحکم جلد 10 نمبر 27، مورخہ 31 رجولائی 1906ء)

سو اس وقت میں عفو ہی مانگنی چاہیئے جیسا کہ رسول رحمت ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رہنمائی فرمائی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

’’لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے ۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے ۔ بعض وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کو کہتے کہ ارحنا یا عائشۃ یعنی اے عائشہ! مجھ کو راحت وخوشی پہنچا اور بعض وقت آپ ﷺ بالکل دعا میں مصروف ہوتے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔

وقتے چنیں بودے کہ بجبرائیل ومیکائیل پرداختے
و دیگر وقت باحفصہ و زینب درساختے

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔‘‘

(الحکم جلد 5 نمبر 32، مورخہ 31 راگست 1901ء صفحہ 13، 14، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 317 سورۃ القدر)

سو اگر دیکھا جاوے تو ہر طور کی عبادت اللہ تعالیٰ نے عفو کے لئے ہی مقرر فرمائی اور تلافیٔ مافات کے لئے ایسے گُر بتائے اور ایسے راستے مقرر کر رکھے ہیں کہ اگر کماحقہ کوشش ہو تو کنار عافیت وفلاح پر پہنچنا ممکن ہے۔ سو ہمیں ہمہ جہت ایمان اور عمل سے پیہم کوشش کرتے رہنا چاہیئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضاء کی جنتوں میں جا پہنچیں اور اس کی ناراضگی کی جہنم سے ہمیشہ بچتے چلے جاویں۔ دیکھیئے کہ جہنم پر بھی ایک وقت نسیم صبا چلے گی تو یہ عفو نہیں تو اور کیا ہے۔ دراصل سارا کاروبار عفو و درگذر سے ہی قائم ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی عفو و درگذر کی چادر اوڑھائے اور ہماری تقصیرات معاف فرمائے۔ اللھم آمین ۞

126 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 24، 25 اور 26 دسمبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالب دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل وعیال

M/S:BASHEER & COMPANY VADDEMAN, H.O. HYDERABAD (T.S.)

رمضان المبارک اور قبولیتِ دعا

(سید کلیم الدین احمد، قائد تعلیم القرن و وقفِ عارضی مجلس انصاراللہ بھارت)

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور قبولیت دعا کا خاص مہینہ ہے۔ اگرچہ اس کی رحمتیں ہر آن اور ہر لمحہ اس کی مخلوق پر برستی رہتی ہیں لیکن کچھ مخصوص دن اور رات اور مہینے ایسے بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے شمار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ جس طرح بہار کا موسم آتے ہی چمن میں روح پرور ہوائیں چلنے لگتی ہیں درخت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں، پھول کھلنے لگتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کا مقدس مہینہ روحانیت کا موسمِ بہار ہے۔ ہمارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروزے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔'' (بخاری، کتاب الصوم) پھر سب سے اہم بات یہ کہ قرآن مجید میں اس ماہ مبارک کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (سورہ بقرہ آیت 186) یعنی رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ گویا رمضان المبارک کی فضیلت قرآن مجید کے نزول سے ظاہر ہے اور قرآن مجید کے نزول کا مقصد ھدی للناس ہے یعنی اس کا نزول لوگوں کی ہدایت کیلئے ہے۔ قرآن مجید کے تمام احکامات میں انسان کی فلاح و بہبود پنہا ہے۔ جن میں سے ایک حکم ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بے شمار دنیوی و اخروی فوائد ہیں۔ اس کا ایک تعلق قبولیت دعا سے خاص ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی مانگنے والوں کو عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں کو یقین دلا رہا ہے کہ تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔ اس سے بڑھ کر دعا کی قبولیت کے بارے اور کیا ضمانت دی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مومن:61) یعنی تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔

قبولیت دعا کے تعلق سے ہمارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات)

اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے مانگیں اور میں انہیں دوں۔ گویا مانگنے پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

سے اللہ ناراض ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرنا تکبّر کی علامت ہے۔حضورؐ نے فرمایا ہے لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی عمل عزیز نہیں ہے۔انسانوں کے اعمال میں دعا کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ سے ہی ایک روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ’’ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو مَیں اس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو مَیں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو مَیں اس کو بخش دوں۔‘‘ (ترمذی، کتاب الدعوات)

اگرچہ قبولیت دعا کا دروازہ ہمیشہ کیلئے کھلا ہے لیکن رمضان المبارک کے مہینہ سے اس کا ایک خاص اور گہرا تعلق بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور عمل سے ثابت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔یعنی جو شخص ایمان کے تقاضوں کے مطابق اور ثواب کی نیت سے رمضان کی رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(بخاری، کتاب الصوم) پھر لیلۃ القدر جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے وہ اس ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں کو نصیب ہوتا ہے۔جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری عشرہ میں کرے۔‘‘(بخاری، کتاب الصوم) پھر قبولیت دعا کا تعلق رمضان المبارک سے خاص ہونے کا سب سے بڑا ثبوت قرآن مجید کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (بقرۃ: 187) ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں جو قبولیت دعا کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اس کا تعلق رمضان المبارک سے خاص ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’فرماتا ہے۔اے میرے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے۔جیسے عاشق پوچھتا پھرتا ہے کہ میرا محبوب کہاں ہے۔تو تو انہیں کہہ دے کہ تم گھبراؤ نہیں مَیں تو تمہارے بالکل قریب ہوں۔یہاں عِبَادِيْ سے مراد عاشقانِ الٰہی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح عاشق ہر جگہ دوڑا پھرتا ہے اور کہتا ہے میرا معشوق کہاں ہے۔اسی طرح جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو انہیں کہہ دے کہ گھبراؤ نہیں مَیں تمہارے قریب ہی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے دل کو توڑنا نہیں چاہتا۔

پھر فرماتا ہے میرے قریب ہونیکا ثبوت یہ ہے کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43596788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

مجھ سے دعا کرتا ہے تو مَیں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں اور یہ ثبوت ہوتا ہے اِس بات کا کہ مَیں قریب ہوں۔ اگر مَیں بعید ہوتا تو مَیں اسکی سجدے کی آہستہ آواز کو بھی کیسے سُن سکتا اور اگر مَیں بعید ہوتا تو اس کی گوشۂ تنہائی مَیں بیٹھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دعا کیسے سُن لیتا۔ میرا اس دعا کو سُن لینا بتاتا ہے کہ مَیں اس کے قریب ہوں۔''

نیز حضور فرماتے ہیں:''چونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی روزوں کا ذکر ہے اس لئے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور اُنکی حاجات کو پورا فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام قبولیت دعا کیلئے مخصوص ہیں۔ اس لئے تم ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ ورنہ اگر رمضان کے مہینہ میں بھی تم خالی ہاتھ رہے تو تمہاری بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔

دنیا میں ہر کام اپنے وقت کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے اگر اس وقت وہ کام کیا جائے تو جیسے اعلیٰ درجہ کے نتائج اس وقت مرتب ہوتے ہیں وہ دوسرے وقت میں نہیں ہوتے۔''

حضور فرماتے ہیں:''تمام غلّے اور ترکاریاں بونے کا ایک خاص وقت ہوتا ہے اگر اُس وقت کو مدّ نظر نہ رکھا جائے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر وہ وقت جادو یا ٹونے کی طرح نہیں ہوتا کہ اُس کے آنے سے کوئی خاص اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ کام ہو جاتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس وقت کسی کامیابی کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں تو وہی اُس کے کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ اگر گیہوں کا دانہ ایک خاص وقت

100 سال قبل اپریل 1921ء

مباحثہ بمقام مالیرکوٹلہ:

17 تا 19/اپریل 1921ء بمقام مالیرکوٹلہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین ایک مباحثہ منعقد ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ تھے جبکہ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد خلیل صاحب سابق مفتی مالیرکوٹلہ تھے۔ تیسرے صدر خان احسان علی خان صاحب تھے۔ مضامین بحث پانچ تھے۔ (1) مسئلہ حیات مسیح (2) صداقت مامورین کے معیار (3) پیشگوئیوں کے معیار (4) صداقت مسیح موعود (5) آخری فیصلہ۔ بحث تقریری تھی۔ آخری بحث میں ہماری طرف سے میر قاسم علی صاحب مناظر تھے۔ نتیجہ ہمارے حق میں بہت اچھا رہا۔ دو افراد نے بیعت کی۔
(الفضل 28/اپریل 1921 ص 1 تا 2)

حقہ نوشی چھوڑنے والے احباب:

''جلسہ سالانہ پر حضور نے ترک حقہ کا ارشاد جماعت کو فرمایا تھا۔ اُسی دن سے اس کو کم کرنا شروع کر دیا۔ خداوندکریم کے فضل سے اور حضور کی برکت سے یہ بدعادت رفع ہوگئی۔ اور یکم اپریل سے بالکل ترک کر دیا ہے۔ گو عمر رسیدوں کے واسطے حضور کے حکم میں کچھ رعایت جھلکتی تھی۔ اور مجھ جیسے کمزور اور ساٹھ سالہ عمر کے واسطے ذرا مشکل تھا۔ مگر میرے مولا نے محض اپنے فضل سے ہمت بندھائی کہ تعمیلِ حکم ہو جائے۔ سو الحمد للہ علیٰ ذالک''
(از محمد ابراہیم مدرس گولیکی ضلع گجرات۔ الفضل 25/اپریل 1921 ص 2)

''خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

میں بونے سے اُگتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس وقت اس میں کوئی خاص بات پیدا ہو جاتی ہے بلکہ اس کے اُگنے کیلئے جو سامان ضروری ہوتے ہیں وہ اس وقت مہیا ہو جاتے ہیں۔ اگر وہی سامان کسی دوسرے وقت مہیا ہو سکیں تو اس وقت بھی وہ ضرور اُگ آئیگا۔ تو تمام کاموں کیلئے ضروری سامان مہیا ہونیکا ایک وقت مقرر ہے۔ اسی طرح دعا کیلئے بھی وقت مقرر ہیں۔ ان وقتوں میں کی ہوئی دعا بھی بہت بڑے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِتَّقُوْا دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ جب وہ ہر طرف مصائب ہی مصائب دیکھتا اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نہیں پاتا تو اُس کی تمام تر توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھر جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے آگے گر پڑتا ہے اور اُس وقت وہ جو بھی دعا کرتا ہے قبول ہو جاتی ہے کیونکہ دعا کے قبول ہونے کے سامانوں میں سے ایک اعلیٰ درجہ کا سامان یہ بھی ہے کہ انسان کی ساری توجہ ہر طرف سے ہٹ کر خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہو جائے۔ چونکہ مظلوم کی یہی حالت ہوتی ہے اسلئے اس کیلئے بھی یہ ایک موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دعا کے قبول ہونے کے اوقات بھی ہیں لیکن وہ ظاہری سامانوں کی حد بندیوں کے نیچے نہیں ہوتے بلکہ وہ انسانی قلوب کی خاص حالتوں اور کیفیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں وہی انسان محسوس کر سکتا ہے جس پر وہ حالت وارد ہو۔ مگر دعا کی قبولیت کا ایک اور وقت بھی ہے جس کے معلوم کرنے کیلئے باریک قلبی کیفیات سے واقف ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ وقت رمضان کا مہینہ ہے۔ اس آیت کو خدا تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ بیان کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کا روزوں سے بہت گہرا تعلق ہے اور اس کے روزوں کے ساتھ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جس طرح مظلوم کی ساری توجہ محدود ہو کر ایک ہی طرف یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لگ جاتی ہے۔ اسی طرح ماہ رمضان میں مسلمانوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی پھیلی ہوئی چیز محدود ہو جائے تو اس کا زور بہت بڑھ جاتا ہے جیسے دریا کا پاٹ جہاں تنگ ہوتا ہے وہاں پانی کا بڑا زور ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس مہینہ میں مسلمانوں میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ پھر سحری کیلئے رات کو اُٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔ اُس وقت مومنوں کی جماعت ایک کرب کی حالت میں ہوتی ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ اُن کی دعا قبول نہ ہو۔ درد اور کرب کی حالت کی دعا ضرور سُنی جاتی ہے۔ جیسے حضرت یونسؑ کی قوم کی حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور اُن سے عذاب ٹل گیا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ سب اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھک گئے تھے۔

پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قَرِیْبٌ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا۔ جب بندہ اُسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائیگا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے اُس پر کھل جاتے ہیں اور اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز خود اُس کے کانوں میں بھی آنے لگتی ہے جس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا اور جب کوئی بندہ اس مقام تک پہنچ جائے تو اُسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس نے خدا کو پالیا۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد دوئم صفحہ 399 تا 409)

قبولیت دعا کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔‘‘ (برکات الدعاء۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

نیز فرمایا: ’’ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا

جاتا ہے۔" (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 147)

دعا کی قوت اور طاقت کے بارے جو آپؑ نے محسوس کی آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنیوالی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کیلئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائیگا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق وفادار، عاجزوں پر رحم کرنیوالا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائیگا۔"
(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 222 تا 223)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی اہمیت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: "سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے۔ اسکا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 591)

پھر فرماتے ہیں "اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 232)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"پس اللہ تعالیٰ بیشک اپنے بندوں کے سوال کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ مَیں قریب ہوں، میں اپنے بندے کی دعاؤں کو سنتا ہوں اور اس مہینہ میں خاص طور پر تمہارے قریب آ گیا ہوں مجھے پکارو لیکن اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے مجھے پکارنے سے پہلے یہ شرط ہے کہ میری سنو۔ میرے احکامات پر عمل کرو۔ اور میری تمام طاقتوں پر کامل یقین اور ایمان رکھو۔ اِن شرائط پر تمہیں عمل کرنا ہوگا۔" (خطبہ جمعہ 17/جون 2016ء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ہمیش اور خصوصاً رمضان المبارک میں صحیح معنوں میں دعائیں کرنے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

S.A.Quader
Managing Director
Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)
JMB
JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

"مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف

اسلامی اصول کی فلاسفی

(بطرز سوال وجوابات قسط2)

از قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ بھارت

سوال31: خدا شناسی کے بارے میں وسط کی شناخت کیا ہے؟

جواب: خدا شناسی کے بارے میں وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کا مشابہ قرار دے۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا، سنتا، جانتا، بولتا، کلام کرتا ہے۔ اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کیلئے یہ بھی فرماتا ہے۔ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ (الشوری 12) یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

سوال32: اس مبارک امت کے لئے قرآن شریف میں کیا ہدایت ہے؟

جواب: اس مبارک امت کے لئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے۔ توریت میں خدائے تعالیٰ نے انتقامی امور پر زور دیا تھا اور انجیل میں عفو اور درگذر پر زور دیا تھا اور اس امت کو موقعہ شناسی اور وسط کی تعلیم ملی۔

سوال33: بموجب قرآن شریف روحانی حالتوں کا سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: بموجب قرآن شریف روحانی حالتوں کا سرچشمہ نفس مطمئنہ ہے جو انسان کو بااخلاق ہونے کے مرتبہ سے باخدا ہونے کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے۔

سوال34: اس دنیوی زندگی میں انسان کی اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت کیا ہے؟

جواب: اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پاجائے۔ جس کو بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔

سوال35: سب سے زیادہ پیاری دعا جو عین محل اور موقع سوال کا ہمیں سکھاتی ہے اور فطرت کے روحانی جوش کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتی ہے کونسی ہے؟

جواب: وہ دعا ہے جو خدائے کریم نے اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں یعنی سورہ فاتحہ میں ہمیں سکھائی ہے۔

سوال36: سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے وہ کس سے وابستہ ہے؟

جواب: سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے' کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق ووفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے۔ یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔

سوال37: آیت وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا (بنی اسرائیل:73) یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا رہا وہ آنے والے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ بلکہ اندھوں سے بدتر۔ یہ کس بات کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نیک بندوں کو خدا کا دیدار اسی جہان میں ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی جگ میں اپنے اس پیارے کا درشن پالیتے ہیں جس کے لئے وہ سب کھوتے ہیں۔ غرض مفہوم اس آیت کا یہی ہے کہ بہشتی زندگی کی بنیاد اسی جہان سے پڑتی ہے اور جہنمی نابینائی کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

سوال38: قرآن شریف نے خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ ہمیں کیا سکھلایا ہے؟

جواب: خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے۔ یعنی اول اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔

سوال39: حضرت مسیح موعودؑ نے کیا فرمایا کہ اسلام کیا چیز ہے؟

جواب: فرمایا: اسلام کیا چیز ہے۔ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔

Taj 9861183707

TAJ METER HOUSE

234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road

Bhubaneshwar-751006, Odisha.

We also repair digital meter

PAPPU:9337336406

LIPU: 9437193658-9778116653

PAPPU LIPU ROAD WAYS

SORO, BALASORE, ODISHA - 756045

ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

سوال 40: دوسرے سوال یعنی موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے کے ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ نے کیا فرمایا؟

جواب: فرمایا کہ موت کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے درحقیقت وہ کوئی نئی حالت نہیں ہوتی بلکہ وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں۔ جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے۔ وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے۔ مگر آنے والے جہان میں ایسا نہیں رہے گا بلکہ وہ تمام کیفیات کھلم کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔

سوال 41: عالم معاد کے متعلق پہلا دقیقہ معرفت کیا ہے؟

جواب: عالم آخرت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ اسکے تمام نظارے اسی دنیوی زندگی کے اظلال و آثار ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (بنی اسرائیل: 14) یعنی ہم نے اسی دنیا میں ہر ایک شخص کے اعمال کا اثر اس کی گردن سے باندھ رکھا ہے اور انہیں پوشیدہ اثروں کو ہم قیامت کے دن ظاہر کر دیں گے۔ اور ایک کھلے کھلے اعمال نامہ کی شکل پر دکھا دیں گے۔

سوال 42: اللہ تعالیٰ نے علم کو کتنے درجوں پر منقسم کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے علم کو تین درجوں پر منقسم کیا ہے یعنی علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔

سوال 43: علم الیقین کیا ہے مثال سے واضح کریں؟

جواب: علم الیقین وہ ہے کہ شئے مقصود کا کسی واسطہ کے ذریعہ سے نہ بلاواسطہ پتہ لگایا جائے۔ جیسا کہ ہم دھوئیں سے آگ کے وجود پر استدلال کرتے ہیں۔

سوال 44: عین الیقین کیا ہے؟ مثال سے واضح کریں؟

جواب: جب کسی چیز کو دیکھ کر اس کا پتہ لگایا جائے مثلاً اگر ہم نے آگ کو ہی دیکھ لیا ہے تو یہ بموجب بیان قرآن شریف کے علم کے مراتب میں سے **عین الیقین** کے نام سے موسوم ہے۔

سوال 45: حق الیقین کیا ہے؟ مثال سے واضح کریں؟

جواب: جب کسی چیز کو تجربہ سے معلوم کیا جائے، مثلاً اگر ہم اس آگ میں داخل بھی ہو گئے ہیں تو اس علم کے مرتبہ کا نام قرآن شریف کے بیان کی رو سے **حق الیقین** ہے۔

سوال 46: قرآنی تعلیم کی رو سے کتنے عالم ثابت ہیں اور وہ کونسے ہیں؟

جواب: قرآنی تعلیم کی رو سے تین عالم ثابت ہوتے ہیں اول: دنیا جس کا نام عالم کسب اور نشاء اولی ہے، دوسرے عالم کا نام برزخ ہے اور تیسرے عالم بعث ہے۔

سوال 47: عالم معاد کے متعلق دوسرا دقیقہ معرفت کیا ہے؟

جواب: دوسرا دقیقہ معرفت جس کو عالم معاد کے متعلق قرآن شریف نے ذکر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ عالم معاد میں وہ تمام امور جو دنیا میں روحانی تھے جسمانی طور پر متمثل ہوں گے خواہ عالم معاد میں برزخ کا درجہ ہو یا عالم بعث کا درجہ۔

سوال 48: عالم معاد کے متعلق تیسرا دقیقہ معرفت کیا ہے؟

جواب: تیسرا دقیقہ معرفت کا یہ ہے کہ عالم معاد میں ترقیات غیر متناہی ہوں گی۔ غیر متناہی سلسلہ ترقیات کا چلا جائے گا۔ تنزل کبھی نہیں ہوگا اور نہ کبھی بہشت سے نکالے جائیں گے۔ بلکہ ہر روز آگے بڑھیں گے اور پیچھے نہ ہٹیں گے

سوال 49: اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت و دوزخ کیا ہیں؟

جواب: اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

*** پروپرائٹر حمید احمد غوری ***

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

سوال 50: تیسرا سوال کہ دنیا میں زندگی کے مدعا کیا ہے اس ضمن میں حضورؑ نے کیا فرمایا؟

جواب: فرمایا: وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے وہ یہ ہے ۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے ۔وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہوجانا ہے۔

سوال 51: انسانی زندگی کے حصول کے وسائل کے ضمن میں پہلا وسیلہ کیا ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔

سوال 52: انسانی زندگی کے مقصد کو پانے کا دوسرا اور تیسرا وسیلہ کونسا ہے؟

جواب: دوسرا وسیلہ خدا تعالیٰ کے اس حسن و جمال پر اطلاع پانا ہے جو باعتبار کمال تام کے اس میں پایا جاتا ہے۔ تیسرا وسیلہ جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے دوسرے درجہ کا زینہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسان پر اطلاع پانا ہے۔

سوال 53: انسانی زندگی کے مقصد کو پانے کا چوتھا اور پانچواں وسیلہ کونسا ہے؟

جواب: چوتھا وسیلہ خدا تعالیٰ نے اصل مقصود کو پانے کے لئے دعا کو ٹھہرایا ہے۔ پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے

سوال 54: انسانی زندگی کے مقصد کو پانے کا چھٹا، ساتواں اور آٹھواں وسیلہ کونسا ہے؟

جواب: چھٹا وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ ساتواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے راستبازوں کی صحبت اور ان کے کامل نمونوں کو دیکھنا ہے۔ آٹھواں وسیلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پاک کشف اور پاک الہام اور پاک خوابیں ہیں۔

سوال 55: یہ سوال کہ زندگی میں اور زندگی کے بعد عملی شریعت کا فعل کیا ہے کے جواب میں حضورؑ نے کیا فرمایا؟

جواب: خدا کی سچی اور کامل شریعت کا فعل جو اس کی زندگی میں انسان کے دل پر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کو وحشیانہ حالت سے انسان بناوے اور پھر انسان سے بااخلاق انسان بناوے اور پھر بااخلاق انسان سے باخدا انسان بناوے۔ اور نیز اس زندگی میں عملی شریعت کا ایک فعل یہ ہے کہ شریعت حقہ پر قائم ہوجانے سے ایسے شخص کا بنی نوع پر یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ درجہ بدرجہ ان کے حقوق کو پہچانتا ہے۔

سوال 56: اللہ تعالیٰ کے مختلف اشیاء کی قسم کھانے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: خدا کے کام دو قسم کے ہیں، ایک بدیہی جو سب کی سمجھ میں آسکتے ہیں اور ان میں کسی کو اختلاف نہیں اور دوسرے وہ کام جو نظری ہیں جن میں دنیا غلطیاں کھاتی ہے اور باہم اختلاف رکھتی ہے سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ بدیہی کاموں کی شہادت سے نظری کاموں کو لوگوں کی نظر میں ثابت کرے۔

سوال 57: حضرت مسیح موعودؑ نے الہام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: الہام وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔

سوال 58: کامل علم کا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: کامل علم کا ذریعہ خدائے تعالیٰ کا الہام ہے۔

سوال 59: آنحضور ﷺ کی زندگی کے دو حصے کونسے ہیں اور آپ ﷺ کی زندگی کو دو حصوں میں منقسم کرنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: ایک حصہ تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتحیابی کا۔ تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت میں وہ خلق ثابت ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے۔

سوال 60: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کی کیا غرض تھی؟

جواب: خدا کے قانون حفاظت نے یہ چاہا کہ مظلوموں کو بالکل نابود ہونے سے بچالے۔ سو جنہوں نے تلوار اٹھائی تھی انہیں کے ساتھ تلوار کا مقابلہ ہوا۔ غرض قتل کرنے والوں کا فتنہ فرو کرنے کے لئے بطور مدافعت شر کے وہ لڑائیاں تھیں اور اس وقت ہوئیں جبکہ ظالم طبع لوگ اہل حق کو نابود کرنا چاہتے تھے۔ اس حالت میں اگر اسلام اس حفاظت خود اختیاری کو عمل میں نہ لاتا تو ہزاروں بچے اور عورتیں بیگناہ قتل ہوکر آخر اسلام نابود ہوجاتا۔ ❁❁

JOTI SAW MILL(P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan
تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

اخبارِ مجالس

ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ کیرنگ:

مؤرخہ 23 جنوری 2021ء کو مجلس عاملہ انصاراللہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ کے ممبران کیلئے ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شعیب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے لائحہ عمل مجلس انصاراللہ بھارت کے مطابق تمام شعبہ جات کا تعارف پیش کرنے کے بعد ہر عہدیدار کے فرائض کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ نیز مرکزی دفتر انصاراللہ سے مسلسل رابطہ رکھتے ہوئے مجلس کے کاموں میں بہتری لانے اور اراکین انصاراللہ کو خلافت احمدیہ سے وابستہ کرنے کیلئے شعبہ تربیت کو فعال کرنے کی نصیحت کی۔ الحمدللہ اس سے مجلس کے عہدیداران میں کافی بیداری پیدا ہوئی ہے۔

پکنک مجلس انصاراللہ کیرنگ:

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ کی طرف سے ایک پکنک کا پروگرام کیرنگ سے 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع پنس چھپر میں منعقد کیا گیا۔ اس پکنک میں کیرنگ کے علاوہ خوردہ، نرگاؤں، جگتی مجالس کے کل (180) سے زائد انصار نے شرکت کی۔ سب سے پہلے گروپ کی شکل میں ممبران نے آپس میں تبادلہ خیالات کرتے ہوئے تعارف حاصل کیا۔ بعدۂ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت، عہد انصاراللہ، نظم کے بعد مکرم اسماعیل احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے ''فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ'' کے عنوان پر احسن رنگ میں دلچسپ و ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کرنے کے بعد انصار بھائیوں نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پکنک بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ریفریش کورس مجلس انصاراللہ خوردہ، نیاگڑھ، کٹک:

مؤرخہ 16 جنوری 2021ء کو بمقام احمدیہ مسجد محمود آباد ایک روزہ ریفریشر کورس کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے ہوا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کیرنگ عمل میں آیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد مجلس انصاراللہ، نظم کے بعد عہد وفائے خلافت دہرایا گیا۔ پھر ایک نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مکرم حلیم احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع کٹک نے نمائندگان کا تعارف کروایا۔ پھر مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ انچارج ضلع خوردہ و نیاگڑھ نے ''مجلس انصاراللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدۂ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

بعد نماز ظہر وعصر و تناول طعام زیر صدارت مکرم محمد نورالدین امین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت جنوبی ہند دوسری نشست کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم حلیم احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع کٹک نے ''انصاراللہ کی تعلیم و تربیت کی ضرورت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم افتخار احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ نے لائحہ عمل کے مطابق کام کرکے بروقت مرکز کو رپورٹ ارسال کرنے کا طریقہ اور اہمیت بیان کی۔ بذریعہ فون مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کا خطاب سنایا گیا۔ اس موقع پر مکرم شعیب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان اور مکرم رئیس الدین خان صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے بھی نصائح کیں۔ بعدۂ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ اجلاس کو اختتام پہنچا۔ اس پروگرام میں 17 مجالس سے (172) انصار شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔ اس موقع پر مقامی خدام نے مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ فجزاھم اللہ۔

(شیخ قدوس، زعیم انصاراللہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644, +91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ ضلع جالندھر:

مؤرخہ 7 مارچ 2021ء کو مجلس انصاراللہ ضلع جالندھر کا تربیتی کیمپ بمقام پنڈوری خاص زیر صدارت مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت منعقد ہوا۔ مکرم تاج علی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا۔ اس کے بعد مکرم شبیر احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھکر سنائی۔ پہلی تقریر خاکسار نے پنجابی زبان میں بعنوان ''نماز باجماعت کی اہمیت'' پر کی۔ بعدہٗ مکرم مولانا نسیم احمد طاہر صاحب مبلغ انچارج ضلع جالندھر نے پنجابی زبان میں ''قیام مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد'' کے موضوع پر دوسری تقریر کی۔ بعدازاں صدر اجلاس نے لائحہ عمل کے تمام شعبہ جات کا تعارف کروا کر اس کے مطابق ہر ماہ کام کرنے کی ترغیب دلائی۔ نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کرنے کے بعد انصار نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اس اجلاس میں مرکزی نمائندوں کے علاوہ (22) انصار، خدام، اطفال اور لجنہ شامل ہوئے۔ الحمدللہ

(محمد یوسف انور، قائد تربیت نومبائعین مجلس انصاراللہ بھارت)

ضروری اعلان برائے داخلہ دارالصناعت قادیان
Ahmadiyya Vocational (Technical) Training Centre, Qadian

تمام احمدی نوجوانوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اِدارہ دارالصناعت قادیان میں داخلہ شروع ہوگیا ہے۔ ادارہ میں الیکٹریشین/ پلمبنگ/ ویلڈنگ/ ڈیزل میکانک/ Motor Vehicle Mechanic AC & Refrigerator اور کمپیوٹر کے ایک سال کے کورس کروائے جاتے ہیں۔ اور حکومت کے ادارہ NSIC کا Certificate دیا جاتا ہے۔ ہنر سیکھنے کے خواہش مند نوجوانوں کیلئے بہترین موقع ہے۔ اور جو نوجوان اپنے اسکول کی تعلیم مکمل نہیں کر سکے اِن کورسز میں داخلہ لے کر بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بیرون قادیان کے احمدی نوجوانوں کیلئے جماعت کے زیر انتظام قیام وطعام کا بھی انتظام ہے۔ قیام وطعام کے اخراجات کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ خواہشمند نوجوان فوری طور پر مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

9872923363, 9872725895, 8077546198

(پرنسپل دارالصناعت قادیان)

Ph:09622584733 Ph:09419049823

''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔'' (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979